



**ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL**

Available Online: <https://assajournal.com>

Vol. 03 No. 1. Jan-March 2025. Page#.1976-2001

Print ISSN: [3006-2497](#) Online ISSN: [3006-2500](#)

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)



**INTERNATIONAL LAW AND HUMAN RIGHTS: A CRITICAL REVIEW OF GLOBAL CONVENTIONS**

بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق: عالمی معاہدات کا تنقیدی جائزہ

**Muhammad Aslam Rabbani**

Assistant Professor, Govt. Graduate College Daska

[rabbanimuhammadaslam@gmail.com](mailto:rabbanimuhammadaslam@gmail.com)

**Dr. Imtiaz Ahmad**

Associate Professor, Department of Social Sciences, Grand Asian University, Sialkot

[imtiazahmed010@gmail.com](mailto:imtiazahmed010@gmail.com)

**Dr Wajid Irshad**

Gift University, Gujranwala

[wajid.babber018@gmail.com](mailto:wajid.babber018@gmail.com)

**ABSTRACT**

A study of human history reveals that the concept of fundamental human rights is not confined to any specific civilization or era; rather, it is a universal human necessity and a natural demand. However, in the modern era, human rights attained international legal status particularly after the catastrophic consequences of World War II, when the global community adopted the Universal Declaration of Human Rights (UDHR) under the auspices of the United Nations in 1948. This declaration formally brought human rights within the domain of international law, attempting to bind states to ensure the protection of the basic human rights of their citizens. Subsequently, numerous global, regional, and thematic treaties were developed in the light of this declaration, among which the International Covenant on Civil and Political Rights (ICCPR) and the International Covenant on Economic, Social and Cultural Rights (ICESCR) are particularly prominent. The objective of these treaties was to promote human dignity, equality, liberty, and justice on an international level. However, their formulation and implementation have been subjects of critique, divergence, and ideological debate. Various civilizations, especially the Islamic world, consider these treaties as products of a Western intellectual framework, pointing out the absence of inherent, moral, and spiritual values in them. As a response, Islamic countries adopted the Cairo Declaration on Human Rights in Islam in 1990, aiming to reinterpret human rights in accordance with Islamic teachings. This article presents a scholarly and critical review of these international human rights conventions, analyzing them from diverse perspectives including their historical background, legal foundations, ethical justifications, practical implementation, and cultural implications. A comparative analysis with the Islamic conception of human rights will also be conducted, in order to assess whether the existing framework of international human rights is truly universal and just, or merely a tool of cultural hegemony.

**Keyword:** International Law, Human Rights, Global Conventions, Civilizations, Catastrophic, Cultural Hegemony

انسانی تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ فرد کے بنیادی حقوق کا تصور کسی خاص تہذیب یا عہد سے مخصوص نہیں، بلکہ یہ ایک ہمہ گیر انسانی ضرورت اور فطری تقاضا ہے۔ تاہم جدید دور میں انسانی حقوق کو ایک بین الاقوامی قانونی حیثیت اس وقت حاصل ہوئی جب دوسری جنگ عظیم کے تباہ کن اثرات کے بعد عالمی برادری نے 1948ء میں اقوام متحدہ کے تحت "عالمی منشور برائے انسانی حقوق" (Universal Declaration of Human Rights) کو منظور کیا۔ اس منشور نے انسانی حقوق کو باقاعدہ بین الاقوامی قانون کے دائرے میں لا کر ریاستوں کو پابند کرنے کی کوشش کی کہ وہ اپنے شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ یقینی بنائیں۔ بعد ازاں اس منشور کی روشنی میں کئی عالمی، علاقائی اور موضوعاتی معاہدات تشکیل دیے گئے جن میں International Covenant on Civil and Political Rights (ICCPR) اور International Covenant on Economic, Social and Cultural Rights (ICESCR) نمایاں ہیں۔

ان معاہدات کا مقصد بین الاقوامی سطح پر انسانی وقار، مساوات، آزادی اور انصاف کو فروغ دینا تھا، مگر ان کی تشکیل اور نفاذ کے پہلو کئی اعتراضات، اختلافات اور تنقیدات کا مرکز بھی بنے۔ مختلف تہذیبیں، خصوصاً اسلامی دنیا، ان معاہدات کو مغربی فکری پس منظر کی پیداوار قرار دیتے ہوئے ان میں پائی جانے والی فطری، اخلاقی اور دینی اقدار کی کمی کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ممالک نے 1990ء میں "قاہرہ اعلامیہ برائے انسانی حقوق" (Cairo Declaration on Human Rights in Islam) منظور کیا تاکہ انسانی حقوق کی تشریح اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کی جا سکے۔ انہی بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدات کا ایک علمی و تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں ان کے تاریخی پس منظر، قانونی بنیاد، اخلاقی جواز، عملی نفاذ، اور تہذیبی اثرات کو مختلف زاویوں سے جانچا جائے گا۔ ساتھ ہی اسلامی تصور حقوق انسانی کے ساتھ ان کا تقابلی مطالعہ بھی کیا جائے گا تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ آیا بین الاقوامی انسانی حقوق کا موجودہ ڈھانچہ عالمی سطح پر واقعی ہمہ گیر اور عادلانہ ہے یا محض تہذیبی غلبے کا ایک آلہ۔

انسانی حقوق کی حفاظت ایک عالمی ضرورت بن چکی ہے، اور اس کی ضمانت دینے کے لیے مختلف بین الاقوامی معاہدات نے ایک مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کیا ہے۔ ان معاہدات کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں انسانوں کو ان کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کا تحفظ حاصل ہو، بغض نظر اس کے کہ وہ کہاں پیدا ہوئے، ان کی نسل کیا ہے، یا ان کی جنس کیا ہے۔ اقوام متحدہ جیسے عالمی ادارے نے ان معاہدات کے ذریعے ریاستوں پر زور دیا کہ وہ اپنے شہریوں کو ان حقوق کا تحفظ فراہم کریں، تاکہ عالمی سطح پر انسانیت کی فلاح اور بہبود کو یقینی بنایا جاسکے۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدات کا آغاز 1948ء میں ہونے والے عالمی اعلامیہ برائے حقوق انسان (Universal Declaration of Human Rights) سے ہوا تھا، جس نے دنیا بھر میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک عالمی اصول متعارف کرایا۔ اس اعلامیہ کے بعد مختلف معاہدات جیسے کہ شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ (ICCPR)، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ (ICESCR)، اور عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کا کنونشن (CEDAW) وغیرہ نے عالمی سطح پر ان حقوق کی مضبوط حمایت کی۔<sup>1</sup>

یہ معاہدات کس طرح دنیا بھر میں انسانوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں، ان کے نفاذ میں درپیش چیلنجز کو سامنے لائیں گے، اور ان معاہدات کے ذریعے عالمی سطح پر انسانی حقوق کے قانون میں ہونے والی پیشرفت پر روشنی ڈالیں گے۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کے عالمی معاہدات وہ قانونی دستاویزات ہیں جو دنیا بھر کے ممالک کے درمیان انسانی حقوق کی پاسداری کو یقینی بنانے کے لیے تیار کی گئی ہیں۔ ان معاہدات کا مقصد انسانی وقار، آزادی، اور مساوات کو برقرار رکھنا ہے۔ یہاں چند اہم بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدات کی تفصیل دی جا رہی ہے:

<sup>1</sup> قادری، ڈاکٹر محمد طاہر، حقوق انسانی کا اسلامی تصور، منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2023، ص 38

## بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری اور سیاسی حقوق

### (International Covenant on Civil and Political Rights - ICCPR)

بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری اور سیاسی حقوق 16 دسمبر 1966 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا تھا اور اس کا مقصد دنیا بھر میں شہریوں اور سیاسی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانا تھا۔ اس معاہدے کی اہمیت اور اثرات عالمی سطح پر انسانوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ معاہدہ 16 دسمبر 1966 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا اور اس کی دستاویزات اور دفعات تمام رکن ممالک کے لیے جاری کی گئیں تاکہ عالمی سطح پر شہری اور سیاسی حقوق کی حفاظت کی جاسکے۔ اس معاہدے کے تحت ہر رکن ریاست اس بات کی پابند ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرے گی اور ان حقوق کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے اقدامات کرے گی۔ اس معاہدے میں شہری اور سیاسی حقوق کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے، جنہیں عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ حقوق فرد کی آزادی، تحفظ اور انسانی وقار کی ضمانت دیتے ہیں۔ معاہدے میں شامل اہم حقوق میں شامل ہیں:<sup>2</sup>

1. معاہدہ ریاستوں سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی زندگی کی حفاظت کریں۔ کسی بھی فرد کو غیر قانونی طور پر قتل یا زندگی سے محروم کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔
2. ہر فرد کو اپنی زندگی میں آزادی کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس میں ذاتی آزادی، ذہنی آزادی، اور آزادی ارادے شامل ہیں۔ یہ معاہدہ کسی فرد کو غیر قانونی طور پر قید یا گرفتار کرنے کی ممانعت کرتا ہے۔
3. اس معاہدے میں افراد کو آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ افراد کو اپنے خیالات اور نظریات کو آزادانہ طور پر بیان کرنے کا حق حاصل ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال معاشرتی امن اور اخلاقی اصولوں کے مطابق ہو۔
4. افراد کو اجتماعات کرنے، امن پسند طریقے سے احتجاج کرنے اور آزادی سے کسی تنظیم یا گروہ میں شامل ہونے کا حق دیا جاتا ہے۔
5. معاہدہ یہ بھی یقینی بناتا ہے کہ افراد کو غیر منصفانہ گرفتاری اور قید سے بچایا جائے۔ یہ معاہدہ کسی شخص کو بغیر کسی مناسب قانونی عمل کے قید یا گرفتار کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔
6. ہر فرد کو اپنے مذہب یا عقیدہ کی پیروی کرنے، اس پر عمل کرنے اور دوسروں کے ساتھ اپنے عقیدے کو آزادانہ طور پر شیئر کرنے کا حق حاصل ہے۔
7. ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی زیادتی یا حقوق کی خلاف ورزی ہو تو وہ عدلیہ کے ذریعے انصاف حاصل کرے۔<sup>3</sup>

اس معاہدے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ حکومتوں پر دباؤ ڈالا جائے تاکہ وہ اپنے شہریوں کو بنیادی حقوق فراہم کریں اور ان حقوق کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے مؤثر اقدامات کریں۔ اس معاہدے کے ذریعے عالمی سطح پر یہ یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ حکومتیں شہریوں کے حقوق کی حفاظت کریں گی اور ان حقوق کے تحفظ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتیں گی۔ ICCPR کو رکن ممالک نے اپنی قومی قانون سازی میں شامل کرنے اور اس پر عمل درآمد کی ذمہ داری قبول کی۔ اس کے ساتھ ہی اقوام متحدہ میں موجود انسانی حقوق کے ادارے اور کمیشن اس معاہدے کے نفاذ اور اس پر عمل

<sup>2</sup> ابوعمار زاہد الرشیدی، اسلام اور انسانی حقوق اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، ناشر، الشریعہ اکادمی، گوجرانوالہ، 2017، ص 141

Abu Ammar Zahid Al-Rashdi. Islam and Human Rights in the Perspective of the United Nations Universal Declaration. Publisher: Al-Shariah Academy, Gujranwala, 2017, p. 141

<sup>3</sup> <https://www.ohchr.org/en/treaties/ccpr>

درآمد کی نگرانی کرتے ہیں۔ اگر کسی ملک میں شہری اور سیاسی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو ان اداروں کو شکایات موصول ہو سکتی ہیں اور وہ اس بارے میں تحقیقات کر سکتے ہیں۔ بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری اور سیاسی حقوق (ICCPR) 1966 ایک اہم بین الاقوامی معاہدہ ہے جس کا مقصد دنیا بھر میں شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ اس معاہدے نے عالمی سطح پر انسانی حقوق کی حفاظت کے لیے ایک مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کیا اور دنیا بھر کی حکومتوں کو اپنے شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری سونپی۔ اس معاہدے کا نفاذ دنیا بھر میں آزادی، مساوات، اور انصاف کے اصولوں کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم قدم ثابت ہو رہا ہے۔

### بین الاقوامی معاہدہ برائے اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق

#### (International Covenant on Economic, Social, and Cultural Rights - ICESCR)

بین الاقوامی معاہدہ برائے اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق 16 حقوق دسمبر 1966 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا تھا اور اس کا مقصد عالمی سطح پر افراد کے اقتصادی، سماجی، اور ثقافتی حقوق کی حفاظت اور ان کی ضمانت دینا ہے۔ یہ معاہدہ انسانی حقوق کے ایک اہم حصے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا مقصد ہر فرد کو ایک باوقار زندگی گزارنے کے لیے ضروری وسائل اور مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس معاہدے کو 16 دسمبر 1966 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد عالمی سطح پر افراد کے معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کی ضمانت دینا تھا تاکہ ہر انسان کو بنیادی ضروریات، جیسے کہ صحت، تعلیم، اور روزگار کی سہولتیں حاصل ہو سکیں۔ ICESCR معاہدے میں افراد کے اقتصادی، سماجی، اور ثقافتی حقوق کے حوالے سے کئی اہم اصول اور دفعات درج ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے<sup>4</sup>:

1. معاہدے کے تحت ہر فرد کو مناسب معیار زندگی حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اس میں خوراک، لباس، رہائش، اور دیگر ضروریات زندگی شامل ہیں تاکہ ہر شخص اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکے۔
2. اس معاہدے میں صحت کی دیکھ بھال کو ایک بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ ہر فرد کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کی ذمہ داری ریاستوں پر عائد کی گئی ہے۔ اس میں نہ صرف بیماریوں کے علاج بلکہ صحت کی دیکھ بھال کے دیگر پہلو بھی شامل ہیں، جیسے صفائی، غذائیت، اور بیماریوں سے بچاؤ کے اقدامات۔
3. ICESCR ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیتا ہے، جس میں ابتدائی، ثانوی، اور اعلیٰ تعلیم شامل ہیں۔ معاہدہ حکومتوں پر زور دیتا ہے کہ وہ تعلیمی اداروں کی فراہمی، معیاری تعلیم، اور خاص طور پر خواتین اور کمزور طبقات کی تعلیم کی اہمیت پر توجہ دیں۔
4. ہر فرد کو مناسب اور محنت کے حقوق دیے جانے چاہیے۔ اس معاہدے کے تحت، افراد کو بے روزگاری سے بچانے اور مساوی مواقع فراہم کرنے کی ذمہ داری حکومتوں پر عائد کی گئی ہے۔ اس میں مناسب تنخواہ، محنت کے حقوق، اور کام کے محفوظ ماحول کا حق بھی شامل ہے۔
5. معاہدے کے تحت، افراد کو اپنے ثقافتی، مذہبی اور لسانی حقوق کی آزادی دی جاتی ہے۔ اس میں کسی قوم یا گروہ کے افراد کو اپنے ثقافتی ورثے کو برقرار رکھنے اور اس کی ترقی کے حق کا تحفظ کیا جاتا ہے۔
6. معاہدہ یہ بھی یقینی بناتا ہے کہ افراد کو سماجی بہبود کی سہولتیں ملیں، جیسے کہ بیماری، ضعیفی، اور دیگر حالات میں مالی مدد۔ اس کے تحت حکومتوں کو اپنے شہریوں کے لیے سماجی تحفظ فراہم کرنے کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔

<sup>4</sup> راشدی، سید بدیع الدین، حقوق العباد، مکتبہ قادریہ، 2019، ص 129

7. ICESCR میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ان حقوق کے حوالے سے کسی بھی قسم کی تفریق نہیں کی جائے گی، یعنی نسلی، مذہبی، یا جنسی

بنیادوں پر کسی کو محروم نہیں کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ تمام افراد کو مساوی مواقع اور حقوق دینے کی ضمانت دیتا ہے۔<sup>5</sup>

اس معاہدے کا بنیادی مقصد دنیا بھر میں افراد کی معاشی اور سماجی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔ یہ معاہدہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ انسانوں کے حقوق صرف سیاسی اور شہری حقوق تک محدود نہیں ہونے چاہئیں بلکہ اقتصادی، سماجی، اور ثقافتی حقوق بھی اتنے ہی اہم ہیں تاکہ فرد کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو بہتر بنایا جاسکے۔

1. معاہدہ حکومتوں پر یہ دباؤ ڈالتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو مناسب معاشی مواقع فراہم کریں، جیسے کہ روزگار، مالی امداد، اور سماجی تحفظ تاکہ کوئی شخص معاشی طور پر محروم نہ ہو۔

2. یہ معاہدہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ حکومتیں افراد کے سماجی حقوق کے حوالے سے پائیدار پالیسیاں وضع کریں، جیسے کہ صحت کی سہولتیں، تعلیم، اور دیگر اہم سماجی خدمات۔

3. معاہدہ افراد کو اپنے ثقافتی ورثے، زبان، اور شناخت کے حوالے سے آزادی فراہم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے اقلیتی گروہوں کو اپنی ثقافت اور روایات کو برقرار رکھنے کا حق دیا گیا ہے۔<sup>6</sup>

ICESCR کو رکن ممالک کے ذریعے اپنے قومی قانون میں شامل کیا جاتا ہے اور ان پر یہ ذمہ داری عائد کی جاتی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے اقتصادی، سماجی، اور ثقافتی حقوق کی حفاظت کریں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ادارے اس معاہدے کے نفاذ اور اس پر عمل درآمد کی نگرانی کرتے ہیں۔ رکن ممالک کو اس معاہدے کی خلاف ورزیوں کی صورت میں جواب دہ ہونا پڑتا ہے اور انہیں اس پر عمل درآمد کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ بین الاقوامی معاہدہ برائے اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق (ICESCR) 1966 انسانی حقوق کا ایک اہم حصہ ہے جس کا مقصد دنیا بھر میں افراد کی معاشی، سماجی اور ثقافتی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے افراد کو بہتر معیار زندگی، صحت، تعلیم، روزگار، اور ثقافتی حقوق فراہم کرنے کی ضمانت دی جاتی ہے، جو ایک باوقار اور پرسکون زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں۔ یہ معاہدہ حکومتوں کو اپنے شہریوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے ایک عالمی معیار فراہم کرتا ہے اور عالمی سطح پر انسانوں کے حقوق کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

**عورتوں کے خلاف تمام اقسام کی امتیازی سلوک کی خاتمے کے لیے کنونشن**

## **Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women (CEDAW)**

عورتوں کے خلاف تمام اقسام کی امتیازی سلوک کی خاتمے کے لیے کنونشن (Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women - CEDAW) ایک عالمی معاہدہ ہے جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 18 دسمبر 1979 کو منظور کیا۔ اس معاہدے کا مقصد دنیا بھر میں عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کو ختم کرنا اور خواتین کے حقوق کی حفاظت کے لیے ایک عالمی فریم ورک فراہم کرنا ہے۔ یہ معاہدہ دنیا بھر میں خواتین کے حقوق کو بہتر بنانے کے لیے ایک قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ CEDAW کو 18 دسمبر 1979 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا اور اس کا مقصد عورتوں کے خلاف تمام اقسام کی امتیازی سلوک کو ختم کرنا تھا۔ یہ معاہدہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ خواتین کو معاشرتی، اقتصادی، سیاسی،

<sup>5</sup> Donnelly, Jack (2003). *International Human Rights*. Boulder, Colorado: Westview Press, p. 125.

<sup>6</sup> Clapham, Andrew (2007). *Human Rights: A Very Short Introduction*. Oxford: Oxford University Press, p. 78.

اور ثقافتی شعبوں میں برابر کے حقوق حاصل ہونے چاہیے۔ CEDAW میں دنیا بھر کی حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کے لیے قانونی، سماجی، اور ثقافتی اقدامات کریں۔<sup>7</sup>

اس معاہدے کی چند اہم خصوصیات یہ ہیں:

1. CEDAW کے تحت عورتوں کے خلاف کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ معاہدہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ خواتین کو ان کے جنس کی بنیاد پر کسی بھی قسم کی تفریق یا امتیاز کا سامنا نہ ہو۔
2. معاہدے میں خواتین کے حق تعلیم کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ حکومتوں کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ خواتین کو یکساں تعلیمی مواقع فراہم کریں اور انہیں تعلیمی اداروں میں حصہ لینے میں کسی قسم کی رکاوٹ سے بچائیں۔
3. CEDAW کے تحت خواتین کے لیے روزگار کے مساوی مواقع فراہم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ خواتین کو مساوی اجرت، بہتر کام کے حالات، اور اقتصادی میدان میں مکمل شرکت کے حقوق دیے گئے ہیں۔ خواتین کو اپنی معاشی فلاح کے لیے بھی مکمل آزادی حاصل ہو۔
4. معاہدے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ خواتین کو تمام سیاسی حقوق حاصل ہوں۔ اس میں ووٹنگ کا حق، انتخابی عہدوں کے لیے امیدوار بننے کا حق، اور حکومت سازی کے عمل میں شریک ہونے کا حق شامل ہے۔
5. CEDAW خواتین کو صحت کی دیکھ بھال اور حفاظتی تدابیر فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے، جیسے کہ ماں اور بچے کی صحت، جنسی اور تولیدی حقوق، اور دیگر ضروری خدمات۔
6. معاہدے میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عورتوں کو خاندان اور شادی کے حوالے سے مکمل حقوق حاصل ہیں، یعنی وہ شادی کے فیصلے میں مکمل آزادی رکھتی ہیں اور انہیں کسی بھی قسم کی جبر یا زبردستی سے بچایا جانا ضروری ہے۔
7. CEDAW کی نگرانی کمیٹی (Committee on the Elimination of Discrimination against Women) رکن ممالک سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ اس معاہدے پر عمل درآمد کی رپورٹ فراہم کریں اور کسی بھی خلاف ورزی کی صورت میں ان کے خلاف اقدامات کیے جائیں۔<sup>8</sup>

CEDAW کا بنیادی مقصد دنیا بھر میں خواتین کے حقوق کی حفاظت کرنا اور ان کے خلاف تمام اقسام کے امتیازی سلوک کو ختم کرنا ہے۔ یہ معاہدہ حکومتوں کو اس بات کی ذمہ داری دیتا ہے کہ وہ قوانین اور پالیسیز میں اصلاحات کریں تاکہ عورتوں کو تمام شعبوں میں برابری کے مواقع فراہم کیے جاسکیں۔ CEDAW کے ذریعے حکومتوں کو خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک عالمی فریم ورک فراہم کیا گیا ہے جس کے تحت وہ اپنی قانونی، سماجی، اقتصادی اور سیاسی پالیسیاں تشکیل دے سکتی ہیں۔ CEDAW کو اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک نے اپنی قومی قانون سازی میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس معاہدے کے تحت ہر رکن ریاست اپنی خواتین کو حقوق دینے اور ان کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کے لیے اقدامات کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن اور CEDAW کمیٹی اس معاہدے کے نفاذ کی نگرانی کرتی ہے اور ریاستوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

### حقوق بچوں کا کنونشن (Convention on the Rights of the Child - CRC)

<sup>7</sup> عمری، سید جلال الدین، اسلام میں عورتوں کے حقوق، اسلامک پبلیکیشنز، 2016، ص 97

Umri, Syed Jalaluddin. Women's Rights in Islam. Islamic Publications, 2016, p. 97

<sup>8</sup> Schabas, William (2007). The International Human Rights Regime. Cambridge: Cambridge University Press, p. 95

ایک اہم عالمی معاہدہ ہے جو بچوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے (Convention on the Rights of the Child - CRC) حقوق بچوں کا کنونشن کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس معاہدے کو 20 نومبر 1989 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا، اور اس کا مقصد دنیا بھر میں بچوں کے حقوق کو تسلیم کرنا اور ان کے فلاحی نمبر 1989 کو یہ معاہدہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا، جس کا مقصد بچوں کی فلاح و بہبود اور ان کے 20 بہبود کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دینا ہے۔ حقوق کے تحفظ کے لیے عالمی سطح پر ایک فریم ورک فراہم کرنا تھا۔ حقوق بچوں کا کنونشن دنیا بھر میں بچوں کے حقوق کی عالمی دستاویز ہے، جس میں ان کی تعلیم، صحت، تحفظ، اور ان کے استحصال سے بچاؤ کے لیے مخصوص دفعات شامل ہیں۔ یہ معاہدہ بچوں کے بنیادی حقوق کو تسلیم کرتا ہے اور حکومتوں پر زور دیتا ہے کہ وہ ان حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدامات کریں۔<sup>9</sup>

1. بچوں کو زندگی گزارنے اور مناسب نشوونما پانے کا حق حاصل ہے۔ اس میں غذائیت، صحت کی دیکھ بھال، اور دیگر بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی شامل ہے تاکہ بچے صحت مند انداز میں بڑھ سکیں۔

2. CRC بچوں کے حق تعلیم پر زور دیتا ہے۔ معاہدہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام بچوں کو ابتدائی تعلیم فراہم کی جائے اور انہیں تعلیم حاصل کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہ ہو۔ تعلیم کو مفت اور لازمی بنانے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے تاکہ ہر بچہ تعلیم حاصل کر سکے۔

3. بچوں کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنا اور ان کی جسمانی و ذہنی صحت کے تحفظ کے لیے مناسب اقدامات کرنا حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ معاہدہ بچوں کو بیماریوں سے بچاؤ کی ویکی نیشن، صحت کی سہولتوں اور مناسب غذائی مدد فراہم کرنے کے لیے حکومتوں کو پابند کرتا ہے۔

4. CRC بچوں کو جسمانی اور ذہنی استحصال سے بچانے کے لیے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس میں بچوں کو جسمانی سزا، تشویش، اور دیگر غیر انسانی سلوک سے بچانے کے لیے قانون سازی کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ خاص طور پر، بچوں کو جنگوں، بدسلوکی، اور جنسی استحصال سے بچانا اس معاہدے میں شامل ہے۔

5. بچوں کو غربت، مزدوری، یا استحصال سے بچانے کے لیے حکومتوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ مناسب اقدامات کریں۔ خاص طور پر، بچوں کو مزدوری، بدسلوکی اور جنسی استحصال سے بچانے کے لیے پالیسیاں وضع کی جائیں۔

6. CRC میں بچوں کے حق خاندان کو تسلیم کیا گیا ہے۔ بچوں کو اپنے والدین یا سرپرستوں کے ساتھ رہنے کا حق حاصل ہے، جب تک کہ ان کی فلاح و بہبود کے لیے اس میں مداخلت نہ کی جائے۔

7. بچوں کو پناہ گزینی یا پناہ کی ضرورت ہونے کی صورت میں تحفظ فراہم کرنا ضروری ہے۔ یہ معاہدہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پناہ گزین بچے اپنے بنیادی حقوق حاصل کریں اور انہیں استحصال سے بچایا جائے۔

8. معاہدہ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ بچوں کو کسی بھی قسم کی تفریق کا سامنا نہ ہو۔ انہیں نسل، مذہب، جنس یا کسی دوسرے معیار کی بنیاد پر محروم نہیں کیا جاسکتا۔<sup>10</sup>

CRC کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں بچوں کے حقوق کو تسلیم کیا جائے اور ان کے فلاح و بہبود کے لیے عالمی سطح پر اقدامات کیے جائیں۔ اس معاہدے کے ذریعے بچوں کو ایک محفوظ، صحت مند اور تعلیم یافتہ زندگی گزارنے کے لیے تمام ضروری وسائل فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس معاہدے کے مقاصد میں شامل ہیں بچوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں کی فلاح و بہبود کے لیے اقدامات پر زور دینا ہے، جیسے کہ تعلیم، صحت،

<sup>9</sup> قادری، ڈاکٹر محمد طاہر، اسلام میں بچوں کے حقوق، منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2022، ص 108

Qadri, Dr. Muhammad Tahir. Children's Rights in Islam. Minhaj-ul-Quran Publications, 2022, p. 108

<sup>10</sup> Freeman, Michael (2007). *The Rights of the Child*. 2nd ed. Dordrecht: Martinus Nijhoff Publishers, p. 132

رہائش، اور تحفظ۔ معاہدہ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ بچے استحصال، بدسلوکی اور جبر سے بچائے جائیں گے اور ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ اس معاہدے کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے یکساں مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ ہر بچہ اپنے تعلیمی خواب کو حقیقت میں بدل سکے۔ یہ بھی یقینی بناتا ہے کہ بچوں کو سماجی اور اقتصادی مواقع ملیں تاکہ وہ زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کر سکیں۔ CRC کی نگرانی اقوام متحدہ کی کمیٹی on the Rights of the Child کرتی ہے، جو تمام رکن ممالک سے اس معاہدے پر عمل درآمد کی رپورٹیں حاصل کرتی ہے اور اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے مناسب اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ رکن ممالک اس معاہدے کو اپنی قومی پالیسیز میں شامل کرتے ہیں اور بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قانون سازی کرتے ہیں۔

### نسلی امتیاز کے خاتمے کا کنونشن (International Convention on the Elimination of All Forms; of Racial Discrimination - CERD)

ایک اہم بین الاقوامی معاہدہ ہے جس کا مقصد دنیا بھر میں نسل پرستی کے خاتمے اور نسلی امتیاز کے خلاف ایک مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کرنا ہے۔ یہ معاہدہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں 21 دسمبر 1965 کو منظور کیا گیا، اور اس کا مقصد نسلی بنیاد پر امتیازی سلوک کو ختم کرنا اور ہر انسان کے لیے مساوات کی بنیاد فراہم کرنا تھا۔ 21 دسمبر 1965 کو یہ معاہدہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا اور اس کا مقصد نسل پرستی اور نسلی امتیاز کو عالمی سطح پر ختم کرنے کے لیے اقدامات کرنا تھا۔ CERD میں تمام اقوام کو نسل پرستی کے خاتمے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ یہ معاہدہ حکومتوں پر زور دیتا ہے کہ وہ نسلی امتیاز کے خاتمے کے لیے اپنے قوانین، پالسیاں اور سرگرمیاں تیار کریں اور ان پر عمل درآمد کریں۔ اس معاہدے میں نسلی امتیاز کی تعریف اور اس کے خاتمے کے لیے مختلف پہلوؤں کو شامل کیا گیا ہے۔<sup>11</sup>

1. CERD کے مطابق، نسل پرستی اور نسلی امتیاز وہ کسی بھی عمل یا پالیسی کو کہا جاتا ہے جس کا مقصد نسل، رنگ، نسب یا قومی یا نسلی طور پر کسی گروہ کو کم تر سمجھنا یا اس کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا ہو۔
2. معاہدے میں کہا گیا ہے کہ رکن ممالک کو اپنے قوانین میں ایسی دفعات شامل کرنی چاہئیں جو نسلی امتیاز کے خاتمے کے لیے ہوں۔ حکومتوں کو اس بات کو یقینی بنانا ہو گا کہ وہ کسی بھی نسلی یا قومی گروہ کے خلاف امتیازی سلوک کی اجازت نہ دیں۔
3. CERD اس بات پر زور دیتا ہے کہ نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لیے عالمی سطح پر مساوات کو فروغ دینا ضروری ہے۔ یہ معاہدہ ہر فرد کو بغیر کسی تفریق کے یکساں حقوق فراہم کرنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے، چاہے وہ کسی بھی نسل، رنگ یا قومی پس منظر سے تعلق رکھتے ہوں۔
4. معاہدے میں حکومتوں کو نسلی امتیاز کے خاتمے کے لیے تعلیمی اور ثقافتی پروگرامز ترتیب دینے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ لوگوں میں نسلی ہم آہنگی کو فروغ دیا جاسکے اور نسل پرستی کے بارے میں آگاہی بڑھائی جاسکے۔
5. اس معاہدے کے تحت، رکن ممالک کو اپنے قومی قانون سازی میں ایسی اصلاحات کرنی ہوں گی جن کے ذریعے نسلی بنیاد پر افراد کو سیاسی اور اقتصادی حقوق میں برابر کا حصہ مل سکے۔

<sup>11</sup> روبینہ سہگل، انسانی حقوق کی تحریک ایک تنقیدی جائزہ، مکتبہ دانیال، 2015، ص 145



6. معاہدے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ رکن ممالک کو عالمی سطح پر نسلی امتیاز کے خاتمے کے لیے سرگرم اقدامات کرنے ہوں گے اور اقوام متحدہ کی مدد سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوششیں کرنی ہوں گی۔<sup>12</sup>

CERD کا بنیادی مقصد دنیا بھر میں نسلی امتیاز کا خاتمہ اور تمام انسانوں کے لیے مساوات کو فروغ دینا ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے نسلی بنیاد پر امتیازی سلوک کے خلاف عالمی سطح پر ایک مضبوط قانونی فریم ورک قائم کیا گیا ہے، جس کا مقصد ہر فرد کو رنگ، نسل، یا قومی پس منظر سے قطع نظر یکساں حقوق اور مواقع فراہم کرنا ہے۔ CERD کو اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کے ذریعے اپنے قومی قوانین میں شامل کرنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس معاہدے کی نگرانی کمیٹی (Committee on the Elimination of Racial Discrimination) کرتی ہے جو ہر رکن ملک سے اس معاہدے پر عمل درآمد کی رپورٹیں حاصل کرتی ہے اور اس بات کی نگرانی کرتی ہے کہ نسلی امتیاز کے خلاف اٹھائے جانے والے اقدامات کتنے مؤثر ہیں۔

### تشویش میں مبتلا افراد کے حقوق کے بارے میں کنونشن

#### (Convention Against Torture and Other Cruel, Inhuman or Degrading Treatment or Punishment - CAT)

ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے جس کا مقصد تشویش (تشدد) یا غیر انسانی سلوک کے خلاف عالمی سطح پر تحفظ فراہم کرنا ہے۔ یہ معاہدہ خاص طور پر تشویش یا غیر انسانی سلوک کے متاثرین کی حفاظت کرنے اور ایسے سلوک کے خاتمے کے لیے اقدامات کرنے پر زور دیتا ہے۔ اس معاہدے کو 10 دسمبر 1984 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا۔ یہ معاہدہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا اور اس کا مقصد عالمی سطح پر تشویش یا غیر انسانی سلوک کے خاتمے کے لیے ایک مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کرنا تھا۔<sup>13</sup>

CAT کا مقصد تشویش اور غیر انسانی سلوک کے خاتمے کے لیے مخصوص اقدامات فراہم کرنا ہے تاکہ افراد کو جبر، تشویش یا کسی دوسرے غیر انسانی سلوک کا سامنا نہ ہو۔ اس معاہدے میں تمام رکن ممالک کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اپنے قومی قوانین میں ایسی دفعات شامل کریں جو تشویش یا غیر انسانی سلوک کو روکنے کے لیے ہوں۔

1. اس معاہدے کے تحت "تشویش" سے مراد جسمانی یا ذہنی طور پر درد اور تکلیف پہنچانے والے اقدامات ہیں، جو کسی بھی فرد پر جبر کے طور پر لاگو کیے جائیں۔ اس میں تشویش کے مختلف طریقے شامل ہیں جیسے کہ جسمانی تشدد، ذہنی اذیت، اور دیگر غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک۔
2. CAT کے تحت رکن ممالک کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اپنے داخلی قوانین میں ایسی اصلاحات کریں جو تشویش یا غیر انسانی سلوک کی روک تھام کے لیے ہوں اور ان کے خلاف سخت اقدامات کریں۔
3. اس معاہدے کے ذریعے تشویش کے متاثرین کے لیے خصوصی تحفظات فراہم کیے گئے ہیں۔ رکن ممالک پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ متاثرین کو قانونی مدد فراہم کریں اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے انحصاری اقدامات کریں۔
4. CAT میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ ہر ملک تشویش یا غیر انسانی سلوک کرنے والے افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لائے گا۔ ان افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی، چاہے وہ سرکاری اہلکار ہوں یا کسی دوسرے ادارے سے تعلق رکھتے ہوں۔

<sup>12</sup> Jones, Peter (2010). *Racial Discrimination and the Law: A Global Perspective*. Oxford: Oxford University Press, p. 112

<sup>13</sup> <https://www.ohchr.org/en/treaties/cat>

5. معاہدے کے تحت، ہر رکن ریاست پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور اپنے ملک میں تشویش یا غیر انسانی سلوک کو ختم کرنے کے لیے اقدامات کرے۔ اس میں پولیس یا فوج کے اہلکاروں کی جانب سے تشویش یا غیر انسانی سلوک کو روکا جائے گا۔<sup>14</sup>

6. اس معاہدے کی نگرانی اقوام متحدہ کی کمیٹی against Torture کرتی ہے، جو رکن ممالک سے اس معاہدے پر عمل درآمد کی رپورٹس حاصل کرتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ ممالک اس معاہدے کے مطابق اپنے اقدامات کر رہے ہیں یا نہیں۔

CAT کا بنیادی مقصد تشویش اور غیر انسانی سلوک کے خاتمے کے لیے عالمی سطح پر ایک مضبوط قانونی فریم ورک قائم کرنا ہے، تاکہ کوئی بھی شخص ظلم و جبر، تشویش یا ذلت آمیز سلوک کا شکار نہ ہو۔ اس معاہدے کا مقصد ہر فرد کو ایسی حالت سے بچانا ہے جس میں اس کی جسمانی یا ذہنی حالت کو نقصان پہنچایا جائے، اور اس کے حقوق کی حفاظت کو یقینی بنانا ہے۔ CAT کو اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کے ذریعے اپنی قومی قانون سازی میں شامل کرنا اور اس پر عمل درآمد کرنا ضروری ہے۔ اس معاہدے کے تحت اقوام متحدہ کی کمیٹی against Torture ہر رکن ملک سے اس معاہدے پر عمل درآمد کی رپورٹس حاصل کرتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ رکن ممالک تشویش یا غیر انسانی سلوک کے خاتمے کے لیے مناسب اقدامات کر رہے ہیں۔

### حقوق معذور افراد کا کنونشن - (Convention on the Rights of Persons with Disabilities - CRPD)

ایک عالمی معاہدہ ہے جس کا مقصد معذور افراد کے حقوق کو تسلیم کرنا اور انہیں معاشرتی، اقتصادی، اور سیاسی زندگی میں مکمل طور پر شامل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرنا ہے۔ اس معاہدے کو 13 دسمبر 2006 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا اور اس کا مقصد معذور افراد کے لیے مساوی مواقع فراہم کرنا اور ان کے حقوق کی مکمل حفاظت کرنا ہے۔ یہ معاہدہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور کیا گیا اور اس کا مقصد معذور افراد کو تمام شعبوں میں برابر کے حقوق اور مواقع فراہم کرنا تھا۔ CRPD معذور افراد کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک عالمی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ اس معاہدے کا مقصد معذور افراد کی معاشرتی، اقتصادی، اور سیاسی زندگی میں مکمل شمولیت کو یقینی بنانا ہے، اور انہیں کسی بھی قسم کی تفریق یا امتیاز سے بچانے کے لیے اقدامات کرنا ہے۔ یہ معاہدہ معذور افراد کو ان کی ضروریات کے مطابق تمام حقوق فراہم کرتا ہے، جیسے کہ تعلیم، صحت، نقل و حرکت، اور روزگار۔<sup>15</sup>

CRPD کے تحت، معذور افراد کو اپنے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی جاتی ہے۔ اس معاہدے میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ معذوری کے باعث انہیں مختلف مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اور ان مشکلات کو دور کرنے کے لیے خصوصی اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ وہ دوسرے افراد کی طرح اپنے حقوق استعمال کر سکیں۔ معاہدے میں معذور افراد کو مساوی مواقع فراہم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں تعلیم، روزگار، صحت کی سہولتیں، اور دوسرے شعبوں میں بغیر کسی تفریق یا رکاوٹ کے برابر کے مواقع ملیں۔ CRPD معذور افراد کے لیے معاشرتی شمولیت کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ یہ معاہدہ معذور افراد کو ان کے حقوق کے مکمل استفادے کے لیے سماجی ماحول میں ان کی مکمل شمولیت اور

<sup>14</sup> Shaw, Malcolm N. (2008). International Law. 6th ed. Cambridge: Cambridge University Press, p. 215.

<sup>15</sup> قادری، ڈاکٹر محمد طاہر، اسلام میں عمر رسیدہ اور معذور افراد کے حقوق، منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2022، ص 85

Qadri, Dr. Muhammad Tahir. The Rights of the Elderly and Disabled in Islam. Minhaj-ul-Quran Publications, 2022, p. 85

شرکت کو یقینی بناتا ہے۔ اس معاہدے میں یہ کہا گیا ہے کہ معذور افراد کو عوامی خدمات اور سہولتوں تک رسائی ملنی چاہیے۔ اس میں نقل و حرکت کی آزادی، صحت کی خدمات، تعلیم کے مواقع، اور دیگر خدمات شامل ہیں تاکہ معذور افراد بھی اپنی زندگی کا معیار بہتر بنا سکیں۔ CRPD میں معذور افراد کے بارے میں آگاہی بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اس میں تعلیمی اداروں اور عوامی اداروں میں معذوری کے بارے میں شعور بڑھانے اور معذور افراد کے لیے مختلف وسائل فراہم کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ معاہدے کے تحت، رکن ممالک کو معذور افراد کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنے قوانین میں ضروری اصلاحات کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں اپنی قومی سطح پر معذور افراد کے حقوق کے لیے پالیسیوں اور حکومتی اقدامات ترتیب دینے ہوں گے تاکہ معذور افراد کی مکمل شمولیت ممکن ہو۔<sup>16</sup>

اس معاہدے کی نگرانی اقوام متحدہ کی کمیٹی on the Rights of Persons with Disabilities کرتی ہے۔ یہ کمیٹی رکن ممالک سے اس معاہدے پر عمل درآمد کی رپورٹس حاصل کرتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ معذور افراد کے حقوق کے تحفظ کے لیے کیے گئے اقدامات موثر ہیں یا نہیں۔ CRPD کا بنیادی مقصد معذور افراد کے حقوق کی حفاظت اور ان کے لیے مساوی مواقع فراہم کرنا ہے تاکہ وہ سماجی، اقتصادی، اور سیاسی زندگی میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ اس معاہدے کے ذریعے معذور افراد کو ایک محفوظ اور مساوی زندگی گزارنے کے لیے تمام ضروری وسائل فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، تاکہ وہ اپنے خوابوں کی تکمیل کر سکیں اور معاشرے میں فعال طور پر حصہ لے سکیں۔ CRPD کو اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کے ذریعے اپنے قومی قوانین میں شامل کرنا ضروری ہے۔ اس معاہدے کے تحت حکومتوں کو اپنے اداروں میں تبدیلیاں لانی ہوتی ہیں تاکہ معذور افراد کو برابری کے حقوق حاصل ہوں۔

### عالمی اعلامیہ برائے حقوقِ انسانی (Universal Declaration of Human Rights - UDHR)

عالمی اعلامیہ برائے حقوقِ انسانی (Universal Declaration of Human Rights - UDHR) ایک اہم اور تاریخی دستاویز ہے جسے 10 دسمبر 1948 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے منظور کیا۔ اس دستاویز کا مقصد دنیا بھر میں انسانی حقوق کے اصولوں کو تسلیم کرنا اور ان کی پاسداری کے لیے عالمی سطح پر ایک معیار قائم کرنا تھا۔ یہ دستاویز اقوام متحدہ کے رکن ممالک کے لیے ایک اخلاقی ہدایت نامہ فراہم کرتی ہے اور ان ممالک پر دباؤ ڈالتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کریں۔ عالمی اعلامیہ برائے حقوقِ انسانی دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا بھر میں انسانی حقوق کی پالیسیوں کے حوالے سے شدید تشویش کے رد عمل کے طور پر مرتب کیا گیا۔ اس اعلامیہ کی تشکیل میں مختلف عالمی رہنما، انسانی حقوق کے علمبردار اور ماہرین نے حصہ لیا، جن میں الیونور ووس ویلٹ (Eleanor Roosevelt) نمایاں تھیں۔ یہ دستاویز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں منظور ہوئی اور اس کی متفقہ منظوری ایک عالمی عزم کے طور پر انسانی حقوق کے تحفظ کی بنیاد بنی۔

اس اعلامیہ کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ تمام انسانوں کے حقوق کو عالمی سطح پر تسلیم کیا جائے اور ان کی حفاظت کی جائے۔ اس نے ممالک کو یہ ترغیب دی کہ وہ اپنے قوانین اور پالیسیوں میں انسانی حقوق کے اصولوں کو شامل کریں۔ اس اعلامیہ کی منظوری نے دنیا بھر میں انسانی حقوق کے حوالے سے شعور کو بیدار کیا اور عالمی سطح پر اس بات کا عزم کیا گیا کہ تمام انسانوں کو ان کے حقوق ملیں گے، چاہے وہ کسی بھی ملک، قوم، یا ثقافت سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس اعلامیہ نے بعد ازاں متعدد بین الاقوامی معاہدوں، کنونشنز، اور پروٹوکولز کی بنیاد رکھی۔ ان میں سب سے اہم "بین الاقوامی معاہدہ برائے اقتصادی، سماجی، اور ثقافتی حقوق" اور "بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری و سیاسی حقوق" شامل ہیں۔ اس نے عالمی سطح پر انسانی حقوق کی

<sup>16</sup> Albrecht, Gary L., Seelman, Katherine D., and Bury, Michael (2001). *Handbook of Disability Studies*. Thousand Oaks, California: Sage Publications, p. 255

تحرکیوں کو تقویت دی اور حکومتوں کو انسانی حقوق کی پاسداری کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا۔ عالمی اعلامیہ میں 30 آرٹیکلز شامل ہیں، جو انسانوں کے بنیادی حقوق کی مختلف جہتوں کو بیان کرتے ہیں۔ ان آرٹیکلز میں مختلف حقوق کا ذکر کیا گیا ہے، جن میں شامل ہیں:

### انسانی مساوات اور بھائی چارہ

شق 1 انسانوں کی بنیادی آزادی اور مساوات پر زور دیتا ہے، یہ بیان کرتا ہے کہ تمام انسان بغیر کسی امتیاز کے برابر پیدا ہوتے ہیں اور انہیں یکساں حقوق اور وقار حاصل ہے۔ اس میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ انسانوں کو اپنی عقل اور ضمیر کا استعمال کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کی روح میں پیش آنا چاہیے۔ یہ اصول انسانیت کے بنیادی اقدار کی بنیاد فراہم کرتا ہے اور انسانی تعلقات میں احترام، تعاون اور محبت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔<sup>17</sup>

All human beings are born free and equal in dignity and rights. They are endowed with reason and conscience and should act towards one another in a spirit of brotherhood.

تمام انسان آزادی اور وقار میں برابر پیدا ہوتے ہیں اور انہیں حقوق کی مساوات حاصل ہوتی ہے۔ وہ عقل اور ضمیر سے مالا مال ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کے جذبے میں برتاؤ کرنا چاہیے۔

### مساوات اور غیر امتیازی حقوق

مقالہ 2 اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہر انسان کو اس اعلامیہ میں درج تمام حقوق اور آزادیوں کا یکساں حق حاصل ہے، اور ان حقوق کے حصول میں کسی قسم کا امتیاز یا تفریق نہیں کی جائے گی۔ یہ بیان کرتا ہے کہ حقوق کے حوالے سے کسی بھی فرد کے رنگ، نسل، جنس، مذہب، زبان، سیاسی یا ذاتی رائے، سماجی حیثیت، یا کسی بھی اور تفریق کی بنا پر امتیاز نہیں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، اس میں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ ایک فرد کے سیاسی یا بین الاقوامی حیثیت کی بنیاد پر اس کے حقوق میں فرق نہیں کیا جائے گا، چاہے وہ کسی آزاد ریاست میں ہو یا غیر خود مختار علاقے میں۔ یہ اصول انسانوں کی بنیادی مساوات اور انصاف کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔<sup>18</sup>

Everyone is entitled to all the rights and freedoms set forth in this Declaration, without distinction of any kind, such as race, colour, sex, language, religion, political or other opinion, national or social origin, property, birth or other status. Furthermore, no distinction shall be made on the basis of the political, jurisdictional or international status of the country or territory to which a person belongs, whether it be independent, trust, non-self-governing or under any other limitation of sovereignty.

ہر انسان کو اس اعلامیہ میں درج تمام حقوق اور آزادیوں کا حق حاصل ہے، بغیر کسی امتیاز کے، جیسے کہ نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب، سیاسی یا دیگر رائے، قومی یا سماجی حیثیت، ملکیت، پیدائش یا کسی اور حیثیت کی بنا پر۔ مزید یہ کہ

<sup>17</sup> ندوی، سید محمد واضع رشید حسنی، انسانی حقوق قرآن، حدیث اور سیرت کی روشنی میں، دار لرشید، کراچی، 2018، ص 156

Nadwi, Syed Muhammad Wazeh Rasheed Hasani. Human Rights in the Light of the Qur'an, Hadith, and Seerah. Dar al-Rasheed, Karachi, 2018, p. 156.

<sup>18</sup> ندوی، سید محمد واضع رشید حسنی، محسن انسانیت، دار لرشید، کراچی، 2018، ص 178

Nadwi, Syed Muhammad Wazeh Rasheed Hasani. The Benefactor of Humanity. Dar al-Rasheed, Karachi, 2018, p. 178

کسی فرد کے سیاسی، قانونی یا بین الاقوامی حیثیت کی بنیاد پر امتیاز نہیں کیا جائے گا، چاہے وہ آزاد، اعتماد یا غیر خود مختار ہو یا کسی اور قسم کی خود مختاری کی پابندی ہو۔

### زندگی، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق

مقالہ 3 ہر انسان کے بنیادی حقوق کی حفاظت پر زور دیتا ہے، جس میں زندگی، آزادی اور ذاتی تحفظ شامل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر فرد کو اپنی زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے اور اسے کسی بھی غیر قانونی قید یا تشدد سے آزاد رہنے کا حق ہے۔ اس کے ساتھ ہی، ہر شخص کو اس بات کی ضمانت ملنی چاہیے کہ اس کی جسمانی اور ذہنی حالت کو کسی بھی نقصان یا خطرے سے بچایا جائے گا۔ یہ اصول انسان کی بقا، آزادی اور حفاظت کو اولین ترجیح دینے والے معاشرتی اقدار کا اظہار ہے، جو تمام ریاستوں اور اداروں پر اس کی حفاظت کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔

Everyone has the right to life, liberty and security of person.

ہر انسان کو زندگی، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق حاصل ہے۔

### غلامی اور جبری مشقت کا خاتمہ

مقالہ 4 اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ کسی انسان کو غلامی یا جبری مشقت میں نہیں رکھا جاسکتا۔ اس میں غلامی کی تمام اقسام اور غلاموں کی خرید و فروخت کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس اصول کا مقصد انسانوں کو بنیادی آزادی دینے اور ان کی عزت نفس کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس کے ذریعے دنیا بھر میں انسانوں کی آزادی کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے اور غلامی کے خلاف ایک مضبوط موقف اپنایا گیا ہے تاکہ ہر انسان کو برابری اور احترام کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق مل سکے۔

No one shall be held in slavery or servitude; slavery and the slave trade shall be prohibited in all their forms.

کسی کو بھی غلامی یا جبری مشقت میں نہیں رکھا جائے گا؛ غلامی اور غلامی کی تجارت کو تمام شکلوں میں ممنوع قرار دیا جائے گا۔

### تشدد اور غیر انسانی سلوک کی ممانعت

مقالہ 5 اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کسی بھی انسان کو تشدد یا کسی قسم کی بربریت، غیر انسانی سلوک یا توہین آمیز سزاؤں کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔ اس میں یہ اصول شامل ہے کہ ہر فرد کو جسمانی یا ذہنی اذیت، ظلم یا نا انصافی کے بغیر زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔ یہ انسانی وقار کی حفاظت کے لیے ایک بنیادی اصول ہے، جو دنیا بھر میں تشدد اور غیر انسانی سلوک کے خلاف ایک مضبوط موقف اپنانے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اس کا مقصد انسانوں کو تکالیف اور ظلم سے بچا کر ان کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔

No one shall be subjected to torture or to cruel, inhuman or degrading treatment or punishment.

کسی کو بھی تشدد یا بربریت، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک یا سزاؤں کا سامنا نہیں کیا جائے گا۔

### قانون کے سامنے شخصیت کا حق

مقالہ 6 اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر انسان کو دنیا کے کسی بھی حصے میں قانون کے سامنے ایک شخصیت کے طور پر تسلیم کیا جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر فرد کو اس کی انسانی حیثیت کے حوالے سے شناخت اور عزت ملنی چاہیے، اور اسے قانون کے دائرے میں اپنی شخصیت کے طور پر پہچانا جانا چاہیے۔ یہ اصول انسانی حقوق کا بنیادی حصہ ہے، جو ہر شخص کو برابر اور مساوی سلوک کی ضمانت دیتا ہے، چاہے وہ کسی بھی ملک یا معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھتا ہو۔ اس کا مقصد ہر فرد کے وقار اور حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔

Everyone has the right to recognition everywhere as a person before the law.

ہر انسان کو قانون کے سامنے شخصیت کے طور پر تسلیم کیے جانے کا حق حاصل ہے۔

### قانون کے سامنے مساوات اور تحفظ کا حق

مقالہ 7 اس بات کو واضح کرتا ہے کہ تمام افراد قانون کے سامنے برابر ہیں اور انہیں کسی بھی امتیاز کے بغیر یکساں قانونی تحفظ حاصل ہے۔ اس میں یہ اصول شامل ہے کہ ہر فرد کو اس اعلامیہ کی خلاف ورزی کرنے والی کسی بھی امتیازی سلوک یا ایسی کارروائی سے تحفظ ملنا چاہیے جو اس کے حقوق کے خلاف ہو۔ یہ اصول انسانی حقوق کی بنیاد ہے، جو معاشرے میں انصاف، مساوات اور غیر امتیازی سلوک کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اس کا مقصد ہر فرد کے قانونی تحفظ اور بنیادی حقوق کو یقینی بنانا ہے۔

All are equal before the law and are entitled without any discrimination to equal protection of the law. All are entitled to equal protection against any discrimination in violation of this Declaration and against any incitement to such discrimination.

سب قانون کے سامنے برابر ہیں اور کسی بھی امتیاز کے بغیر قانون کے مساوی تحفظ کے حق دار ہیں۔ سب کو اس اعلامیہ کی خلاف ورزی کرنے والی کسی بھی امتیازی یا ایسی کارروائی کے خلاف مساوی تحفظ کا حق حاصل ہے۔

### بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے مؤثر قانونی علاج کا حق

مقالہ 8 اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہر فرد کو اپنے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف مؤثر قانونی علاج کا حق حاصل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کسی کے حقوق آئین یا قانون کے تحت چھینے جائیں، تو وہ اس کے خلاف اپنے ملک کے مجاز عدالتوں یا اداروں میں انصاف کے حصول کے لیے اقدامات کر سکتا ہے۔ یہ اصول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ افراد کے حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے اقدامات کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کی جائے اور متاثرہ فرد کو انصاف فراہم کیا جائے۔ یہ ایک اہم ضمانت ہے جو ہر شہری کو اپنی حفاظت اور حقوق کے لیے قانونی وسائل تک رسائی دیتی ہے۔

Everyone has the right to an effective remedy by the competent national tribunals for acts violating the fundamental rights granted him by the constitution or by law.

ہر انسان کو اپنے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کے بارے میں ملک کے مجاز عدلیہ سے مؤثر طریقے سے علاج کا حق حاصل ہے۔

### بلا جواز گرفتاری، حراست اور جلا وطنی کی ممانعت

مقالہ 9 اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کسی بھی انسان کو بلا جواز یا غیر قانونی طریقے سے گرفتار، حراست میں رکھا یا جلا وطن نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ افراد کو صرف قانونی بنیادوں پر اور مناسب عمل کے تحت گرفتار یا حراست میں لیا جاسکتا ہے۔ یہ اصول افراد کی آزادی اور تحفظ کے حق کی ضمانت دیتا ہے، اور یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کوئی بھی فرد بغیر کسی معقول وجہ کے اپنی آزادی سے محروم نہ ہو۔ یہ انسانی حقوق کی ایک اہم حفاظت ہے جو ہر شخص کو غیر قانونی یا ظلم پر مبنی اقدامات سے بچاتی ہے۔

No one shall be subjected to arbitrary arrest, detention or exile.

کسی کو بھی بلا جواز گرفتاری، حراست یا جلا وطنی کا سامنا نہیں کیا جائے گا۔

## حق برائے منصفانہ سماعت

یہ اصول انسانی حقوق کی بنیادی بنیادوں میں سے ایک ہے، جس کے مطابق ہر شخص کو اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کی تعیناتی کے لئے ایک آزاد، غیر جانبدار، اور منصفانہ عدالت کے ذریعے عوامی سماعت کا حق حاصل ہے۔ چاہے وہ کسی بھی فوجداری الزام کا سامنا کر رہا ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ انصاف کا برتاؤ ہو اور اسے اپنے دفاع کا موقع دیا جائے۔

Everyone is entitled in full equality to a fair and public hearing by an independent and impartial tribunal, in the determination of his rights and obligations and of any criminal charge against him.

ہر انسان کو مکمل برابری کے ساتھ، ایک آزاد اور غیر جانبدار عدالت کے ذریعے اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کی تعیناتی اور کسی بھی فوجداری الزام کے خلاف منصفانہ اور عوامی سماعت کا حق حاصل ہے۔

## حق برائے مفروضہ معصومیت اور جرم کی سزا

مقالہ 11 کا مقصد کسی بھی فرد کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے جو سزا کے الزام میں ہے۔ اس کے مطابق، کسی بھی فرد کو اُس وقت تک مجرم نہیں سمجھا جائے گا جب تک کہ اُسے عوامی مقدمے میں قانون کے مطابق ثابت نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ، کسی شخص کو ایسی سزا نہیں دی جاسکتی جو اس کے عمل یا ترک سے پہلے کسی جرم کے طور پر نہ سمجھی جاتی ہو، اور نہ ہی اس پر ایسی سزا عائد کی جاسکتی ہے جو پہلے موجود نہ تھی۔ اس طرح، یہ اصول فرد کی حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور قانون کے تحت انصاف کا مکمل عمل یقینی بناتا ہے۔

1. Everyone charged with a penal offence has the right to be presumed innocent until proved guilty according to law in a public trial at which he has had all the guarantees necessary for his defence.
2. No one shall be held guilty of any penal offence on account of any act or omission which did not constitute a penal offence, under national or international law, at the time when it was committed. Nor shall a heavier penalty be imposed than the one that was applicable at the time the penal offence was committed.

1. ہر فرد کو سزا کے الزام میں فرض کیا جائے گا جب تک کہ اسے عوامی مقدمے میں، جس میں اسے اپنے دفاع کے لیے تمام ضروری ضمانتیں

حاصل ہوں، قانون کے مطابق مجرم ثابت نہ کیا جائے۔

2. کسی بھی فرد کو کسی جزا کا سامنا نہیں کرنا چاہیے جو اس کے عمل یا ترک کے باعث کسی مجرمانہ عمل کی شکل اختیار نہ کرے جس کی قومی یا بین

الاقوامی قانون کے تحت ارتکاب کے وقت کوئی سزا نہ ہو۔

## حق برائے ذاتی زندگی اور عزت کا تحفظ

یہ اصول فرد کی ذاتی زندگی اور عزت کی حفاظت کرتا ہے، جس کے تحت کسی بھی شخص کو بلا جواز طور پر اس کی ذاتی زندگی، خاندان، گھر یا خط و کتابت میں مداخلت یا حملوں کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ، ہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قانون کے ذریعے ایسی مداخلتوں یا حملوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکے۔ یہ حق انسان کی بنیادی آزادیوں اور پرائیویسی کا احترام کرتا ہے اور اس کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔

No one shall be subjected to arbitrary interference with his privacy, family, home or correspondence, nor to attacks upon his honour and

reputation. Everyone has the right to the protection of the law against such interference or attacks.

کسی کو بھی ذاتی زندگی، خاندان، گھر یا خط و کتابت میں بلا جواز مداخلت یا عزت و شہرت پر حملے کا سامنا نہیں کیا جائے گا۔ ہر انسان کو ایسی مداخلتوں یا حملوں سے قانونی تحفظ کا حق حاصل ہے۔

### حق برائے آزادی نقل و حرکت اور واپسی

یہ اصول ہر انسان کو اپنے ملک کے اندر آزادی سے چلنے پھرنے، رہائش اختیار کرنے اور سفر کرنے کا حق دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اس میں یہ بھی شامل ہے کہ ہر فرد کو کسی بھی ملک کو چھوڑنے اور اپنے وطن واپس آنے کی آزادی حاصل ہو۔ یہ حق انسان کی بنیادی آزادیوں میں سے ایک ہے جو اس کی نقل و حرکت کی آزادی اور وطن کی حفاظت کو یقینی بناتا ہے۔<sup>19</sup>

1. Everyone has the right to freedom of movement and residence within the borders of each state.
2. Everyone has the right to leave any country, including his own, and to return to his country.

1. ہر انسان کو اپنے ملک کی سرحدوں کے اندر آزادی سے نقل و حرکت اور رہائش کا حق حاصل ہے۔

2. ہر انسان کو کسی بھی ملک کو چھوڑنے اور اپنے ملک میں واپس آنے کا حق حاصل ہے۔

### حق برائے پناہ گزینی

مقالہ 14 کے تحت ہر انسان کو ظلم و ستم یا سیاسی جبر سے بچنے کے لیے دوسرے ممالک میں پناہ لینے کا حق حاصل ہے۔ اس حق کا مقصد انسانوں کو تحفظ فراہم کرنا ہے جنہیں اپنے وطن میں ظلم یا زیادتی کا سامنا ہو رہا ہو۔ تاہم، یہ حق ایسے حالات میں قابل استعمال نہیں ہے جہاں فرد پر مقدمات غیر سیاسی نوعیت کے ہوں یا وہ اقوام متحدہ کے اصولوں اور مقاصد کے خلاف عمل کر رہا ہو۔ اس طرح یہ اصول پناہ گزینی کے حق کو ایک معقول حدود میں رکھتا ہے۔

1. Everyone has the right to seek and to enjoy in other countries asylum from persecution.
2. This right may not be invoked in the case of prosecutions genuinely arising from non-political crimes or from acts contrary to the purposes and principles of the United Nations.

1. ہر انسان کو ظلم و ستم سے پناہ کے لیے دوسرے ممالک میں پناہ لینے کا حق حاصل ہے۔

2. یہ حق ایسے مقدمات میں نہیں استعمال کیا جاسکتا جو سیاسی نوعیت کے نہیں ہوں یا جن سے اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کی خلاف ورزی ہو۔

### حق برائے قومیت اور اس کی تبدیلی

یہ اصول ہر فرد کو ایک قومیت حاصل کرنے کا حق دیتا ہے، جو اس کی شناخت اور قانونی حیثیت کا حصہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح کرتا ہے کہ کسی شخص کو بلا جواز طور پر اس کی قومیت سے محروم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے اپنی قومیت تبدیل کرنے کا حق چھینا جاسکتا ہے۔ یہ حق انسان کی

<sup>19</sup> حبیبی، ڈاکٹر شکیل احمد، حقوق انسانی کا تاریخی ارتقاء، مکتبہ قادریہ، 2019، ص 189



آزادی اور اس کی قانونی حیثیت کی حفاظت کرتا ہے، اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر فرد کو اپنی شناخت اور وطن کے حوالے سے مکمل اختیار حاصل ہو۔

1. Everyone has the right to a nationality.
2. No one shall be arbitrarily deprived of his nationality nor denied the right to change his nationality.

1. ہر انسان کو ایک قومیت کا حق حاصل ہے۔

2. کسی بھی انسان کو بلا جواز اپنے قومیت سے محروم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے اپنے قومیت کو تبدیل کرنے کا حق سے محروم کیا جاسکتا ہے۔

### حق برائے شادی اور خاندان کا تحفظ

یہ اصول مرد و عورت کو بالغ ہونے کی حالت میں، نسل، قومیت یا مذہب کی بنیاد پر کسی بھی قسم کی پابندی کے بغیر شادی کرنے اور خاندان بنانے کا حق دیتا ہے۔ دونوں کو شادی کے دوران، اس کے آغاز اور اختتام پر یکساں حقوق حاصل ہیں۔ اس کے علاوہ، شادی صرف اس وقت ہونی چاہیے جب دونوں فریقین کی آزادانہ اور مکمل رضامندی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ، خاندان کو سماج کا قدرتی اور بنیادی یونٹ مانا جاتا ہے، جس کا تحفظ ریاست اور سماج کی ذمہ داری ہے۔ یہ اصول خاندان کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور اس کی حفاظت کو یقینی بناتا ہے۔

1. Men and women of full age, without any limitation due to race, nationality or religion, have the right to marry and to found a family. They are entitled to equal rights as to marriage, during marriage and at its dissolution.
2. Marriage shall be entered into only with the free and full consent of the intending spouses.
3. The family is the natural and fundamental group unit of society and is entitled to protection by society and the State.

1. مرد اور عورت جو بالغ ہوں، نسل، قومیت یا مذہب سے قطع نظر، شادی کرنے اور خاندان بنانے کا حق رکھتے ہیں۔ انہیں شادی، شادی کے

دوران اور اس کے ختم ہونے کے دوران مساوی حقوق حاصل ہیں۔

2. شادی صرف ایسی حالت میں کی جائے گی جب ارادے والے میاں بیوی کی آزادانہ اور مکمل رضامندی ہو۔

3. خاندان سماج کا قدرتی اور بنیادی گروہ ہے اور اسے سماج اور ریاست کی جانب سے تحفظ حاصل ہے۔

### حق برائے ملکیت

مقالہ 17 ہر انسان کو اپنی ملکیت رکھنے کا حق دیتا ہے، چاہے وہ اکیلا ہو یا دوسروں کے ساتھ مشترکہ طور پر۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ کسی فرد کو بلا جواز طور پر اس کی ملکیت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اصول فرد کی اقتصادی آزادی اور تحفظ کو یقینی بناتا ہے، اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کسی کی ذاتی ملکیت پر غیر قانونی یا بے جواز قبضہ نہ ہو۔

1. Everyone has the right to own property alone as well as in association with others.
2. No one shall be arbitrarily deprived of his property.

1. ہر انسان کو تنہا اور دوسروں کے ساتھ ملکیت رکھنے کا حق حاصل ہے۔

2. کسی بھی انسان کو بلا جواز اس کی ملکیت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔

## حق برائے آزادی خیال، ضمیر اور مذہب

یہ اصول ہر انسان کو اپنے خیالات، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق دیتا ہے، جس میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اپنا مذہب یا عقیدہ تبدیل کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اس میں فرد کو یہ آزادی بھی دی جاتی ہے کہ وہ اکیلا یا دوسروں کے ساتھ، عوامی یا نجی طور پر اپنے مذہب یا عقیدے کو سکھاسکے، عمل کرسکے، عبادت کرسکے اور ان کی پیروی کرسکے۔ یہ حق ہر انسان کی بنیادی آزادیوں کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے مذہبی یا عقیدتی اظہار کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے۔

Everyone has the right to freedom of thought, conscience and religion; this right includes freedom to change his religion or belief, and freedom, either alone or in community with others and in public or private, to manifest his religion or belief in teaching, practice, worship and observance.

ہر انسان کو خیال، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہے؛ اس میں مذہب یا عقیدہ بدلنے کا حق شامل ہے، اور اس کے علاوہ، فردی طور پر یا دوسروں کے ساتھ، عوامی یا نجی طور پر اپنے مذہب یا عقیدے کو تعلیم دینے، عمل کرنے، عبادت کرنے اور ان کی پیروی کرنے کا حق بھی شامل ہے۔

## حق برائے آزادی رائے اور اظہار

یہ اصول ہر انسان کو اپنی رائے آزادانہ طور پر رکھنے اور اس پر بغیر کسی مداخلت کے عمل کرنے کا حق دیتا ہے۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ کسی بھی میڈیا کے ذریعے معلومات اور خیالات حاصل کرسکے، انہیں دوسروں تک پہنچاسکے، اور ان پر تبادلہ خیال کرسکے، چاہے یہ سرحدوں کے پار ہو۔ اس حق کا مقصد اظہار کی آزادی کی حفاظت کرنا ہے اور افراد کو آزادی دیتا ہے کہ وہ اپنے خیالات کو مکمل طور پر اور بغیر خوف کے ظاہر کرسکیں۔

Everyone has the right to freedom of opinion and expression; this right includes freedom to hold opinions without interference and to seek, receive and impart information and ideas through any media and regardless of frontiers.

ہر انسان کو رائے اور اظہار کی آزادی کا حق حاصل ہے؛ اس میں بغیر کسی مداخلت کے رائے رکھنے اور کسی بھی میڈیا کے ذریعے معلومات اور خیالات حاصل کرنے، منتقل کرنے اور ان پر تبادلہ خیال کرنے کا حق شامل ہے، خواہ سرحدوں کے پار ہوں۔

## حق برائے آزادی اجتماع اور انجمن

مقالہ 20 ہر انسان کو پرامن اجتماع اور انجمن بنانے یا کسی انجمن میں شامل ہونے کی آزادی کا حق دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ افراد کو پرامن طور پر اپنے خیالات اور مفادات کا اظہار کرنے کے لیے اجتماع کرنے اور مختلف انجمنوں کا حصہ بننے کا حق حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ اصول اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ کسی بھی شخص کو اپنی مرضی کے خلاف کسی انجمن میں شامل ہونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ یہ حق فرد کی آزادی اور خود مختاری کی حفاظت کرتا ہے۔

1. Everyone has the right to freedom of peaceful assembly and association.
2. No one may be compelled to belong to an association.

1. ہر انسان کو پرامن اجتماع اور انجمنوں کی آزادی کا حق حاصل ہے۔

2. کسی کو بھی انجمن میں شامل ہونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

## حق برائے حکومت میں شرکت اور عوامی خدمت تک مساوی رسائی

یہ اصول ہر فرد کو اپنے ملک کی حکومت میں حصہ لینے کا حق دیتا ہے، چاہے وہ براہ راست ہو یا آزادانہ منتخب نمائندوں کے ذریعے۔ اس کے ساتھ ساتھ، ہر شخص کو اپنے ملک میں عوامی خدمات تک مساوی رسائی حاصل ہے، جو اسے ریاستی معاملات میں مکمل شرکت کی اجازت دیتا ہے۔ مزید یہ کہ، حکومت کی اختیاریت عوام کی مرضی پر مبنی ہونی چاہیے، جو دورانیہ اور سچائی سے ہونے والی انتخابات کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے۔ انتخابات کا عمل یونیورسل اور مساوی حق رائے دہی پر مبنی ہونا چاہیے، جو خفیہ ووٹنگ یا مساوی آزاد طریقہ کار کے ذریعے منعقد ہو۔ یہ اصول جمہوریت کی بنیادوں کو مستحکم کرتا ہے اور ہر فرد کو اس کے سیاسی حقوق فراہم کرتا ہے۔

1. Everyone has the right to take part in the government of his country, directly or through freely chosen representatives.
2. Everyone has the right of equal access to public service in his country.
3. The will of the people shall be the basis of the authority of government; this will shall be expressed in periodic and genuine elections which shall be by universal and equal suffrage and shall be held by secret vote or by equivalent free voting procedures.

1. ہر انسان کو اپنے ملک کی حکومت میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے، براہ راست یا آزادانہ منتخب نمائندوں کے ذریعے۔

2. ہر انسان کو اپنے ملک میں عوامی خدمت تک مساوی رسائی کا حق حاصل ہے۔

3. حکومت کی طاقت کا ذریعہ عوام کی مرضی ہے؛ یہ مرضی دورانیہ کے مطابق اور سچے انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جانی چاہیے، جو کہ عالمگیر اور

مساوی رائے دہی کے مطابق ہوں اور خفیہ رائے دہی یا مساوی آزاد ووٹنگ کے طریقوں کے ذریعے کرائے جائیں۔

## حق برائے سماجی تحفظ اور انسانی حقوق کا فروغ

یہ اصول ہر فرد کو سماجی تحفظ کا حق دیتا ہے، جس میں معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق شامل ہیں جو اس کی عزت اور شخصیت کی آزادانہ ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ فرد یہ حقوق قومی سطح پر کوششوں اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے، اور یہ ریاستوں کے وسائل اور تنظیم کے مطابق اس حق کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ اصول معاشرتی انصاف کی حمایت کرتا ہے اور افراد کو ایک ایسا ماحول فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق آزادانہ طور پر ترقی کر سکیں۔<sup>20</sup>

Everyone, as a member of society, has the right to social security and is entitled to realization, through national effort and international co-operation and in accordance with the organization and resources of each State, of the economic, social and cultural rights indispensable for his dignity and the free development of his personality.

ہر انسان کو، جو کہ معاشرے کا رکن ہے، سماجی تحفظ کا حق حاصل ہے اور وہ اپنے وقار اور شخصیت کی آزادانہ ترقی کے لیے ضروری معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کو قومی کوششوں اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے اور ہر ریاست کے وسائل اور تنظیم کے مطابق حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے۔

<sup>20</sup> ندوی، مولانا ابو مسعود اظہر، بندوں کے حقوق، مکتبہ چشتیہ، لاہور، 2014، ص 210

### حق برائے کام، مساوی اجرت اور محنت کا تحفظ

مقالہ 23 ہر فرد کو کام کرنے کا حق فراہم کرتا ہے، جس میں روزگار کے انتخاب کی آزادی، مناسب کام کی شرائط، اور بے روزگاری سے تحفظ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ اصول اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ہر شخص کو برابر کام کے لیے مساوی اجرت ملے، بغیر کسی قسم کے امتیاز کے۔ ہر شخص جو کام کرتا ہے، اسے انسان کے وقار کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے مناسب اجرت حاصل کرنے کا حق حاصل ہے، اور اگر ضروری ہو تو اضافی معاشی تحفظات فراہم کیے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، افراد کو اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ٹریڈ یونینز بنانے اور ان میں شامل ہونے کا حق بھی دیا گیا ہے، تاکہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ یہ اصول کام کے ماحول کو منصفانہ اور محفوظ بنانے کے لیے اہم ہیں۔

1. Everyone has the right to work, to free choice of employment, to just and favourable conditions of work and to protection against unemployment.
2. Everyone, without any discrimination, has the right to equal pay for equal work.
3. Everyone who works has the right to just and favourable remuneration ensuring for himself and his family an existence worthy of human dignity, and supplemented, if necessary, by other means of social protection.
4. Everyone has the right to form and to join trade unions for the protection of his interests.

1. ہر انسان کو کام کرنے کا حق حاصل ہے، روزگار کے انتخاب کی آزادی، مناسب اور سازگار کام کی شرائط، اور بے روزگاری سے تحفظ حاصل ہے۔

2. ہر انسان کو، بغیر کسی امتیاز کے، برابر کام کے لیے مساوی اجرت کا حق حاصل ہے۔

3. ہر شخص جو کام کرتا ہے، اسے اپنے اور اپنے خاندان کے لیے انسان کے وقار کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے مناسب اور سازگار اجرت کا حق حاصل ہے، اور اگر ضرورت ہو تو دوسرے معاشی تحفظات کے ذریعے اس کی تکمیل کی جاسکتی ہے۔

4. ہر انسان کو اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ٹریڈ یونینز بنانے اور ان میں شامل ہونے کا حق حاصل ہے۔

### حق برائے آرام اور تعطیلات

یہ اصول ہر انسان کو آرام کرنے اور تفریح کا حق دیتا ہے، جس کا مقصد اس کی جسمانی اور ذہنی صحت کا تحفظ ہے۔ اس میں کام کے اوقات کی معقول حد بندی اور تنخواہ کے ساتھ تعطیلات شامل ہیں، تاکہ افراد کو اپنے کام سے وقفہ لے کر تازہ دم ہونے کا موقع مل سکے۔ یہ حق اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ افراد اپنے کام کے بوجھ سے نجات حاصل کریں اور ان کی محنت کا مناسب بدلہ ملے، جو ان کی مجموعی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے۔

Everyone has the right to rest and leisure, including reasonable limitation of working hours and periodic holidays with pay.

ہر انسان کو آرام اور تفریح کا حق حاصل ہے، جس میں کام کے اوقات کی معقول حد بندی اور تنخواہ کے ساتھ تعطیلات شامل ہیں۔

### حق برائے معیاری زندگی اور سماجی تحفظ

یہ اصول ہر انسان کو اپنی اور اپنے خاندان کی صحت، فلاح و بہبود کے لیے ایک مناسب معیار زندگی کا حق دیتا ہے۔ اس میں کھانے، کپڑوں، رہائش، طبی علاج، اور ضروری سماجی خدمات کی فراہمی شامل ہے، تاکہ افراد کو مختلف زندگی کے چیلنجز جیسے بے روزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بوڑھاپا یا دیگر مسائل کے دوران تحفظ مل سکے۔ مزید یہ کہ، مادری حیثیت اور بچپن کو خصوصی دیکھ بھال اور مدد حاصل ہے، اور تمام بچوں کو یکساں سماجی تحفظ دیا

جائے گا، چاہے وہ شادی کے اندر ہوں یا باہر۔ یہ اصول افراد کی فلاح و بہبود کی بنیاد فراہم کرتا ہے اور ان کی زندگی کے مختلف مراحل میں تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔<sup>21</sup>

1. Everyone has the right to a standard of living adequate for the health and well-being of himself and of his family, including food, clothing, housing and medical care and necessary social services, and the right to security in the event of unemployment, sickness, disability, widowhood, old age or other lack of livelihood in circumstances beyond his control.
2. Motherhood and childhood are entitled to special care and assistance. All children, whether born in or out of wedlock, shall enjoy the same social protection.

1. ہر انسان کو اپنی اور اپنے خاندان کی صحت اور فلاح و بہبود کے لیے ایک مناسب معیار زندگی کا حق حاصل ہے، جس میں کھانا، کپڑے، رہائش، طبی علاج اور ضروری سماجی خدمات شامل ہیں، اور بے روزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بوڑھاپا یا دوسرے حالات میں روزگار کی کمی سے تحفظ کا حق بھی حاصل ہے۔

2. مادری حیثیت اور بچپن کو خاص دیکھ بھال اور مدد حاصل ہے۔ تمام بچے، خواہ نکاح کے اندر پیدا ہوں یا باہر، یکساں سماجی تحفظ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

### حق برائے تعلیم اور اس کا مقصد

مقالہ 26 ہر فرد کو تعلیم کا حق دیتا ہے، جس میں ابتدائی اور بنیادی تعلیم کا مفت ہونا ضروری ہے اور ابتدائی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو عام طور پر دستیاب بنایا جائے گا اور اعلیٰ تعلیم تمام افراد کے لیے میرٹ کی بنیاد پر یکساں طور پر قابل رسائی ہوگی۔ تعلیم کا مقصد انسان کی مکمل شخصیت کی ترقی اور انسانی حقوق و آزادیوں کے احترام کو فروغ دینا ہے۔ یہ تعلیم تمام قوموں اور مختلف نسلی یا مذہبی گروپوں کے درمیان سمجھ بوجھ، رواداری اور دوستی کو بڑھا دیتی ہے اور اقوام متحدہ کے امن کے اقدامات کو مزید تقویت دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، والدین کو اپنے بچوں کی تعلیم کے بارے میں انتخاب کا حق بھی حاصل ہے، تاکہ وہ اپنے بچوں کے لیے بہترین تعلیمی راہ کا انتخاب کر سکیں۔

1. Everyone has the right to education. Education shall be free, at least in the elementary and fundamental stages. Elementary education shall be compulsory. Technical and professional education shall be made generally available and higher education shall be equally accessible to all on the basis of merit.
2. Education shall be directed to the full development of the human personality and to the strengthening of respect for human rights and fundamental freedoms. It shall promote understanding, tolerance and friendship among all nations, racial or religious groups, and shall further the activities of the United Nations for the maintenance of peace.
3. Parents have a prior right to choose the kind of education that shall be given to their children.

<sup>21</sup> ڈاکٹر محمد الدین، حقوق کا بے جا استعمال شرعی نقطہ نظر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ص 234

1. ہر انسان کو تعلیم کا حق حاصل ہے۔ تعلیم کم از کم ابتدائی اور بنیادی سطحوں پر مفت ہوگی۔ ابتدائی تعلیم لازمی ہوگی۔ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو عام طور پر دستیاب کیا جائے گا اور اعلیٰ تعلیم تمام افراد کے لیے میرٹ کی بنیاد پر یکساں طور پر قابل رسائی ہوگی۔
2. تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی مکمل ترقی اور انسانی حقوق و بنیادی آزادیوں کے احترام کو مستحکم کرنا ہوگا۔ یہ تمام قوموں، نسلی یا مذہبی گروپوں کے درمیان سمجھ بوجھ، رواداری اور دوستی کو فروغ دے گی اور اقوام متحدہ کے امن قائم رکھنے کے اقدامات کو مزید بڑھاو دے گی۔
3. والدین کو اس بات کا پہلے سے حق حاصل ہے کہ وہ اپنے بچوں کو کون سی تعلیم دیں گے۔

### حق برائے ثقافتی شرکت اور تخلیقی مفادات کا تحفظ

مقالہ 27 ہر فرد کو کمیونٹی کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ طور پر حصہ لینے، فنون سے لطف اندوز ہونے اور سائنسی ترقی اور اس کے فوائد میں شریک ہونے کا حق دیتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ اصول تخلیقی افراد کو اپنی سائنسی، ادبی یا فنون کی تخلیقات سے حاصل ہونے والے اخلاقی اور مادی مفادات کے تحفظ کا حق بھی فراہم کرتا ہے، تاکہ ان کی محنت اور تخلیقات کا مناسب اعتراف اور تحفظ ہو سکے۔ اس طرح، یہ حق انسان کی ثقافتی آزادی کو فروغ دیتا ہے اور تخلیق کاروں کو اپنے کام کے بدلے مناسب تحفظ فراہم کرتا ہے۔

1. Everyone has the right freely to participate in the cultural life of the community, to enjoy the arts and to share in scientific advancement and its benefits.
2. Everyone has the right to the protection of the moral and material interests resulting from any scientific, literary or artistic production of which he is the author.

1. ہر انسان کو کمیونٹی کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے، فنون سے لطف اندوز ہونے اور سائنسی ترقی اور اس کے فوائد میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔

2. ہر انسان کو اپنی سائنسی، ادبی یا فنون کی تخلیق سے حاصل ہونے والے اخلاقی اور مادی مفادات کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

### حق برائے سماجی اور بین الاقوامی نظام

یہ اصول ہر فرد کو ایک ایسا سماجی اور بین الاقوامی نظام فراہم کرنے کا حق دیتا ہے جہاں اس اعلامیہ میں درج تمام حقوق اور آزادیوں کو مکمل طور پر عمل میں لایا جاسکے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں انسانی حقوق کا تحفظ اور ان کی فراہمی ممکن ہو، تاکہ ہر انسان کو اپنی زندگی گزارنے کے لیے ایک آزاد، منصفانہ اور محفوظ ماحول مل سکے۔ یہ اصول عالمی سطح پر تعاون اور انصاف کو فروغ دینے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

Everyone is entitled to a social and international order in which the rights and freedoms set forth in this Declaration can be fully realized.

ہر انسان کو ایک سماجی اور بین الاقوامی نظام کا حق حاصل ہے جس میں اس اعلامیہ میں بیان کردہ حقوق اور آزادیوں کو مکمل طور پر عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

### حقوق، ذمہ داریاں اور اقوام متحدہ کے مقاصد کا احترام

مقالہ 29 ہر فرد کو اپنے معاشرے کے ساتھ جڑے ہوئے فردی اور مکمل ترقی کے لیے ذمہ داریاں دیتا ہے، کیونکہ اس کی آزادانہ اور مکمل ترقی صرف ایک مستحکم اور ہم آہنگ کمیونٹی میں ممکن ہے۔ اس کے علاوہ، یہ اصول اس بات کو وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ فرد کو اپنے حقوق اور آزادیوں کے

استعمال میں صرف ان حدود کا پابند کیا جائے گا جو قانون کے تحت دوسروں کے حقوق اور آزادیوں کے احترام اور جمہوری معاشرتی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے متعین کی گئی ہوں۔ یہ حقوق اور آزادیوں کسی بھی صورت میں اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے خلاف استعمال نہیں کی جاسکتیں، جو عالمی امن اور انصاف کی حمایت کرتے ہیں۔

1. Everyone has duties to the community in which alone the free and full development of his personality is possible.
2. In the exercise of his rights and freedoms, everyone shall be subject only to such limitations as are determined by law solely for the purpose of securing due recognition and respect for the rights and freedoms of others and of meeting the just requirements of morality, public order and the general welfare in a democratic society.
3. These rights and freedoms may in no case be exercised contrary to the purposes and principles of the United Nations.

1. ہر انسان کو اپنے معاشرے کے ساتھ اپنے فردی اور مکمل ترقی کے لیے ذمہ داریاں ہیں۔
2. اپنے حقوق اور آزادیوں کو استعمال کرتے وقت، ہر انسان صرف ان حدود کا تابع ہو گا جو قانون کے ذریعے اس لیے متعین کی جائیں گی تاکہ دوسروں کے حقوق اور آزادیوں کا مناسب احترام اور تسلیم حاصل کیا جاسکے اور جمہوری معاشرے میں اخلاقیات، عوامی انتظام اور عمومی فلاح کے مناسب تقاضوں کو پورا کیا جاسکے۔
3. یہ حقوق اور آزادیوں کسی بھی صورت میں اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے خلاف استعمال نہیں کی جاسکتی ہیں۔

### حقوق اور آزادیوں کی حفاظت

یہ اصول اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اس اعلامیہ میں بیان کردہ حقوق اور آزادیوں کو کسی بھی صورت میں نقصان پہنچانے یا ان کے خلاف کوئی سرگرمی کرنے کا حق کسی بھی ریاست، گروہ یا فرد کو نہیں دیا جاسکتا۔ اس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ان حقوق کی حفاظت کی جائے اور ان کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی یا اقدام کی اجازت نہ ہو، تاکہ ہر فرد کے حقوق اور آزادیوں کا تحفظ کیا جاسکے اور ان کی تباہی کو روکا جاسکے۔

Nothing in this Declaration may be interpreted as implying for any State, group or person any right to engage in any activity or to perform any act aimed at the destruction of any of the rights and freedoms set forth herein.

اس اعلامیہ میں کچھ بھی ایسا نہیں ہے جو کسی ریاست، گروہ یا فرد کے لیے کسی سرگرمی میں مشغول ہونے یا ایسی کارروائی کرنے کا حق فراہم کرے جس کا مقصد یہاں بیان کردہ حقوق اور آزادیوں میں سے کسی کو تباہ کرنا ہو۔

### خلاصہ کلام

اس میں بین الاقوامی انسانی حقوق کے عالمی معاہدات کا جائزہ لیا گیا ہے، جو دنیا بھر میں انسانوں کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کے تحفظ کے لیے ترتیب دیے گئے ہیں۔ ان معاہدات کا مقصد یہ ہے کہ تمام افراد کو یکساں حقوق اور مواقع ملیں، بغض نظر اس کے کہ ان کی نسل، جنس، یا مذہب کیا ہے۔ اقوام متحدہ نے مختلف معاہدات کے ذریعے ممالک پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو ان حقوق کی حفاظت فراہم کریں۔ عالمی اعلامیہ برائے حقوق انسان (UDHR) کی ابتدائی اہمیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے، جو 1948 میں متعارف کرایا گیا تھا اور جس نے انسانی حقوق کے عالمی معیار کا تعین کیا۔

اس کے بعد متعدد اہم معاہدات، جیسے شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ (ICCPR)، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ (ICESCR)، اور عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کا کنونشن (CEDAW)، نے عالمی سطح پر ان حقوق کے تحفظ کے اصولوں کو مزید مستحکم کیا۔ عالمی انسانی حقوق کے معاہدات نے ایک مضبوط قانونی فریم ورک فراہم کیا ہے جس کی مدد سے انسانوں کے حقوق کا تحفظ ممکن ہو سکا ہے، لیکن ان معاہدات کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ انہیں کس طرح نافذ کیا جاتا ہے اور کس حد تک عالمی سطح پر ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔



## مصادر و مراجع

1. رازی، فخر الدین محمد بن عمر بن الحسن۔ التفسیر الکبیر، جلد اول، ص 23۔ لاہور: مکتبہ علوم اسلامیہ، 2012
2. اصفہانی، راغب حسین۔ مفردات القرآن، جلد اول، ص 274۔ لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2012
3. ابن منظور، محمد بن مکرم۔ لسان العرب، ص 128۔ لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 2014
4. وہبہ زہیلی، ڈاکٹر۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ، ص 98۔ لاہور: دار اشاعت، اردو بازار، 2018
5. اسمہودی، عبدالرازق۔ مصادر الحق فی الفقہ الاسلامی، ص 231۔ بیروت: دار الکتب، 2007
6. قادری، محمد طاہر۔ اسلام میں انسانی حقوق کا بنیادی تصور، ص 65۔ لاہور: منہاج پبلیکیشنز، 2022
7. قادری، محمد طاہر۔ اسلام میں انسانی حقوق، ص 66۔ لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2022
8. عمری، سید جلال الدین۔ اسلام انسانی حقوق کا پاسان، ص 80۔ لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 2016
9. حافظ، راشد علی محمدی۔ حقوق انسانیت اسلام کی نظر میں، ص 99۔ لاہور: مکتبہ قادریہ، 2010
10. ابوعمار زاہد الراشدی۔ اسلام اور انسانی حقوق اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، ص 141۔ گجرانوالہ: الشریعہ اکیڈمی، 2017
11. عمری، سید جلال الدین۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق، ص 90۔ لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 2016
12. عمری، سید جلال الدین۔ اسلام میں خدمت خلق کا تصور، ص 28۔ کراچی: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، 2009
13. خواجہ، عبدالمنتقم۔ انسانی حقوق، ص 27۔ لاہور: اکبر بک سیلر، 2009
14. مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ انسان کے بنیادی حقوق، ص 120۔ لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2020
15. مفتی، عبید الرحمن۔ انسانی حقوق: فقہ اسلامی کی روشنی میں، ص 198۔ مردان: مکتبہ دارالتقویٰ، 2018

## Bibliography

1. Al-Hussain, Al-Raghib. Mufradat al-Qur'an, Vol. 1, p. 274. Lahore: Zia-ul-Qur'an Publications, 2012.
2. Al-Razi, Fakhr al-Din Muhammad ibn Umar. Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 1, p. 23. Lahore: Maktabah Uloom-e-Islamia, 2012.
3. Ibn Manzur, Muhammad ibn Makram. Lisan al-'Arab, p. 128. Lahore: Maktabah Rehmaniyyah, 2014.
4. Al-Zuhayli, Wahbah. Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu, p. 98. Lahore: Dar-e-Isha'at, Urdu Bazar, 2018.
5. Al-Samhudi, Abd al-Razzaq. Masadir al-Haqq fi al-Fiqh al-Islami, p. 231. Beirut: Dar al-Kutub.
6. Qadri, Muhammad Tahir. The Fundamental Concept of Human Rights in Islam, p. 65. Lahore: Minhaj Publications, 2022.
7. Qadri, Muhammad Tahir. The Fundamental Concept of Human Rights in Islam, p. 66. Lahore: Minhaj Publications, 2022.
8. Umri, Syed Jalaluddin. Islam: Protector of Human Rights, p. 80. Lahore: Islamic Publications, 2016.
9. Hafiz, Rashid Ali Muhammadi. Human Rights from the Perspective of Islam, p. 99. Lahore: Maktabah Qadriya, 2010.
10. Abu Ammar Zahid al-Rashdi. Islam and Human Rights in the Context of the United Nations Universal Declaration, p. 141. Gujranwala: Al-Shariah Academy, 2017.
11. Umri, Syed Jalaluddin. Women's Rights in Islam, p. 90. Lahore: Islamic Publications, 2016.
12. Umri, Syed Jalaluddin. The Concept of Public Service in Islam, p. 28. Karachi: Islamic Research Academy, 2009.
13. Khawaja, Abdul Muntaqim. Human Rights, p. 27. Lahore: Akbar Book Seller, 2009.
14. Mawdudi, Syed Abu Ala. Fundamental Rights of Man, p. 120. Lahore: Maktabah Islamiya, 2020.
15. Mufti, Ubaid-ur-Rahman. Human Rights in the Light of Islamic Jurisprudence, p. 198. Mardan: Maktabah Dar al-Taqla, 2018.